ادارہ

ابخازیا کا بحران

سابق سوویت یونین کے نظریہ سازوں کو اس بات پر بڑا ناز تھا کہ انھوں نے دنیا کے چھٹے حصے پر محیط اور بیسیوں قومیتوں کے وطن سوویت یونین میں اس کشاکش پر قابو پالیا تھا جس کا شکار عموماً کثیر لسانی اور کثیر نسلی معاشرے ہوتے ہیں مگر گورباچوف دور (۱۹۸۵ء - ۱۹۹۱ء) میں جبر و تشدّد کے ذرائع کم ہوتے ہی سوویت نظریہ سازوں کے بلند بانگ دعووں کا بھرم کھل گیا۔ مختلف سوویت ریاستیں یکے بعد دیگرے وفاق سے علیحدگی کا اظہار کرنے لگیں اور خود ان ریاستوں کے اندر چھوٹی اور مجبور قومیتوں نے آزادی کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیے۔ پہلے تین بالٹک ریاستوں نے مغربی دنیا کی بھرپور اخلاقی اور سیاسی امداد سے سوویت یونین سے علیحدگی اختیار کی اور پھر یونین کی باقی ماندہ بارہ ریاستیں اس وقت اپنے اپنے طور پر آزاد ہو گئیں جب یونین کی بانی تین سوویت ریاستوں نے منسک میں ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو سوویت یونین کے باقاعدہ خاتمے کا اعلان کر دیا۔

گزشتہ سال بھر کے عرصے میں رشین فیڈریشن اور ٹرانس کاکیشیا کی تین ریاستوں ـــ آذر بائی جان، آرمینیا اور جارجیا ـــ میں قومیتی بنیادوں پر مسلح تصادم ہوتا رہا ہے اور تاحال اس پریشان کن صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ رشین فیڈریشن کی مسلمان قومیتوں میں بے چینی کے آثار مختلف اوقات میں دیکھے گئے۔ آذر بائی جان اور آرمینیا نگورنو قراباخ کے مسئلے پر ایک دوسرے کے مدّمقابل صف آرا ہیں۔ سینکڑوں افراد کے ہلاک ہونے اور اربوں کے مالی نقصانات کے باوجود دونوں فریقوں میں سے کوئی ایک بھی اپنے تاریخی موقف سے سرِمو انحراف کے لیے تیار نہیں۔ جارجیا کی دونوں خود مختار جمہوریتوں ـــ ابخازیا اور اجاریا ـــ نیز خود مختار ضلع جنوبی اوشیا میں قومیتی حوالے سے بے چینی پائی جاتی ہے اور بالخصوص ابخازیا گزشتہ اگست سے خانہ جنگی کا شکار ہے۔

زیرِ نظر صفحات میں ابخازیا کی موجودہ صورتِ حال پر تاریخی تناظر میں گفتگو کی جاتی ہے۔

ابخازیا

۸۶۰۰ مربع کلومیٹر کی خود مختار جمہوریہ ابخازیا سابق سوویت جمہوریہ جارجیا کے شمال مغرب میں

واقع ہے۔ اس کی سرحدیں جارجیا کے ساتھ ساتھ رشین فیڈریشن اور بحر اسود سے ملتی ہیں۔ یہ خطہ دور قدیم سے آباد چلا آرہا ہے۔ چھٹی اور پانچویں صدی قبل مسیح میں یونانی نوآبادکاروں نے اسے اپنی نوآبادی بنایا اور ابخازیا کے دارالحکومت سخمی کی داغ بیل اسی دور میں پڑی تھی۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہاں عیسائیت کا پیغام پہنچا اور مقامی آبادی کے معتد بہ حصے نے آبائی مذاہب چھوڑ کر عیسائیت اپنائی۔ آٹھویں صدی عیسوی میں مسلم مجاہدین کے قدم یہاں پہنچے اور انہوں نے طفلس (طبلیسی - جارجیا کا دارالحکومت) اور دربند میں اپنے مراکز قائم کیے۔ نویں صدی کے آغاز میں ابخازیا میں آزاد مقامی بادشاہت وجود میں آئی جو طفلس کے عرب حکمرانوں کی باج گزار تھی۔ ابخازیا بادشاہت کی قوت و جبروت نویں اور دسویں صدی عیسوی میں اپنے عروج پر تھی۔ ۹۷۸ء میں اس کا الحاق جارجیا کے ساتھ ہوا۔ اگرچہ ابخازیا کے مقامی حکمرانوں کو اپنے اندرونی معاملات میں پوری آزادی حاصل تھی تاہم ابخازیا کی تہذیب و ثقافت پر جارجین اثرات نمایاں ہونے لگے تھے۔ ابخازیا کے اعلیٰ طبقوں نے جارجین زبان اپنا لی، حتیٰ کہ مذہبی تعلیم و تلقین میں یونانی کی جگہ بھی جارجین زبان نے لے لی۔

پندرہویں صدی کے وسط میں ابخازیا ترک عثمانیوں کے زیر تسلط آیا اور یہ علاقہ کاکیشیا میں ترکوں کی مزید فتوحات کے لیے بنیاد بنا۔ آبادی کے ایک بڑے حصے نے ترکوں کے زیر اثر اسلام قبول کیا۔ اگرچہ اس خطے میں اسلام کے قدم مضبوطی سے جم چکے تھے مگر مغرب میں روسی اپنی سلطنت کی حدود کاکیشیا کی جانب پھیلانے اور بحر اسود پر اپنی گرفت مضبوط کرنے میں مصروف تھے۔ اٹھارہویں صدی کے آخر میں انہوں نے کریمیا کا الحاق کر لیا اور ۱۸۱۰ء میں ابخازیا پر زیر حفاظت علاقے کی حیثیت سے قبضہ جما لیا۔ ابتداءً ابخازیا کو اندرونی معاملات میں آزادی حاصل تھی مگر ۱۸۶۴ء میں ابخازیا کے مقامی حکمرانوں کے اختیارات سلب کرتے ہوئے اسے براہ راست روسی حکومت کے تحت لے لیا گیا۔ روسی تسلط کے خلاف یکے بعد دیگرے مقامی آبادی نے کئی بغاوتیں کیں اور جب مقامی ابخاز آبادی کو آزادی کی امید دھندلاتی محسوس ہوئی تو اس کا بڑا حصہ ۱۸۶۶ء میں ترکی ہجرت کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً ترکی کی جانب ہجرت کا سلسلہ چلتا رہا۔ ہجرت کے نتیجے میں ابخازیا کی آبادی بہت کم ہو گئی۔ انیسویں صدی کے خاتمے پر ابخاز آبادی ۱،۳۸،۰۰۰ نفوس سے کم ہو کر صرف ۲۰،۰۰۰ رہ گئی۔

۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد کاکیشیا میں شدید لڑائیاں ہوئیں جن میں مختلف گروہ سیاسی طاقت کے حصول کے لیے ایک دوسرے کے مدمقابل تھے۔ بالآخر ۴ مارچ ۱۹۲۱ء کو سوویت اقتدار حتماً قائم ہو گیا۔ فروری ۱۹۲۲ء میں "جارجین سوویت سوشلسٹ ریپبلک" کے ساتھ "ابخازین سوویت سوشلسٹ ریپبلک" وجود میں آئی۔ کچھ عرصے بعد میں ابخازین سوویت سوشلسٹ ریپبلک کو جارجیا کے اندر خود مختار جمہوریہ کا درجہ دے دیا گیا۔

ابخازیا کی معیشت اور آبادی

ابخازیا کا نام یہاں آباد ایک قبیلے ابخاز کے نام پر ہے جو چرکیس قبائل میں شمار ہوتا ہے۔ اس قبیلے کی اپنی مخصوص زبان ہے جو کاکیشیائی زبانوں میں سے ایک ہے۔ ابخاز آبادی کا تقریباً نصف سنی مسلمانوں اور باقی نصف مشرقی آرتھوڈکس چرچ سے منسلک ہے۔ سوویت عہد میں مذہب پر پابندیوں کے باوجود جس طرح مذہب دوسری ریاستوں میں زندہ رہا، اسی طرح ابخازیا میں بھی اسلام اور عیسائیت کے پیروکار اپنی اپنی دینی روایات کا تحفظ کرتے رہے تھے۔

ابخازیا کی معیشت میں زراعت اور سیاحت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ مقامی اجناس میں انگور، تمباکو، چائے اور ترشاوا پھل سرفہرست ہیں۔ ان ہی زرعی اجناس پر مبنی کچھ صنعتیں ہیں۔ بحرِ اسود کے ساحل اپنی خوبصورتی اور مناسب آب و ہوا کے لیے مشہور ہیں، چنانچہ سیاحت خاصی ترقی یافتہ ہے، تاہم ۶۵ فیصد سے زائد آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ ابخاز کل آبادی کا ۱ء۱۷ فیصد ہیں اور زیادہ تر دیہات میں رہتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے اعداد و شمار کے مطابق جمہوریہ ابخازیا میں مختلف قومیتوں کی آبادی مندرجہ ذیل جدول کے مطابق تھی۔

کل آبادی	۴,۸۶,۰۸۲	
ابخاز	۸۳,۰۹۷	٪۱ء۱۷
جارجین	۲۱۳,۳۲۲	٪۹ء۳۹
آرمنی	۷۳,۳۵۰	٪۱ء۱۵
روسی	۷۹,۷۳۰	٪۴ء۱۶
یوکرینی	۱۰,۲۵۷	٪۱ء۲
دوسرے گروہ	۲۶,۳۲۶	٪۴ء۵

جدول سے یہ واضح ہے کہ آبادی میں کسی ایک قومیتی گروہ کو مطلق اکثریت حاصل نہیں تاہم سب سے بڑا گروہ جارجین آبادی پر مشتمل ہے جو باقی قومیتوں کے بالمقابل اقلیت میں ہے۔ کیا ابخاز آبادی ہمیشہ سے یوں ہی چلی آرہی ہے؟ کہ وہ روسی یا جارجین آبادی کے مقابلے میں اقلیت میں تھی۔ تاریخ کے اوراق سے معلوم ہوتا ہے کہ ابخاز آبادی بتدریج کم ہوتی رہی اور کل آبادی میں اس کا فیصد تناسب گرتا رہاہے۔ انیسویں صدی کی ہجرتوں کو جانے دیجئے، خود سوویت دور میں اس کا فیصد تناسب بہت گر گیا ہے۔ ۱۹۲۶ء میں ابخاز آبادی کل آبادی کا ۱ء۳۰ فیصد تھی جب کہ ۱۹۷۹ء میں یعنی ۵۳ سال بعد یہ تناسب ۱ء۱۷ فیصد رہ گیا۔ حالانکہ دوسری قومیتوں کے فیصد تناسب میں بتدریج اضافہ

ہوتا رہا۔

۱۹۳۱ء سے ۱۹۵۳ء تک ابخازیا کی تاریخ پر لیورنٹ بیریا (Lavrent Baria) چھایا رہا جو نسلاً منگریلین تھا اور ابخازیا کے دارالحکومت سخمی کے قریب پیدا ہوا تھا۔ وہ ۱۹۳۸ء تک ٹرانس کاکیشیا کمیونسٹ پارٹی کا اوّل سیکرٹری رہا اور ۱۹۳۸ء میں اسٹالن کی بدنام زمانہ خفیہ پولیس کا سربراہ نامزد کیا گیا۔ بیریا نے دوسرے سوویت پنج سالہ منصوبے (۳۷-۱۹۳۳ء) کے دوران میں بڑی تعداد میں روسی، جارجین اور آرمنی آبادی کو باہر سے لا لا کر ابخازیا میں بسایا۔ اس پالیسی کی جن ابخاز کمیونسٹ رہنماؤں نے شدید مذمّت کی، ان میں نیسٹر لکوبا (Nestor Lakuba) شامل تھے۔ نیسٹر لکوبا کو اس مخالفت کے نتیجے میں جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ (۱۹۳۷ء) اس کے بعد بیریا نے ابخاز آبادی کے لیے جینا دوبھر کر دیا۔ ۱۹۳۷ء میں اسٹالن کی حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں اس نے ابخاز رہنماؤں اور بالخصوص ابخاز سرکاری افسران کے خلاف سخت اقدامات کیے۔ واضح رہے کہ خود اسٹالن کا تعلق بھی جارجیا سے تھا اور وہ روسی زبان بھی جارجین لب و لہجہ میں بولتا تھا۔ ابخاز آبادی کی نسل کشی کی اس پالیسی کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کا فیصد تناسب کم ہوتا چلا گیا جبکہ باہر سے آکر بسنے والوں کا فیصد تناسب بتدریج بڑھتا چلا گیا۔

نسل کشی کے ساتھ ساتھ بیریا نے ابخاز قبیلے کی جداگانہ شناخت کے خاتمے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ وہ تمام مکاتب اور تعلیمی ادارے بند کر دیے گئے جن میں ابخاز زبان ذریعہ تعلیم تھی یا اس زبان کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ابخاز طلبہ کو روسی یا جارجین مدارس میں پڑھنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ابخاز زبان کی ریڈیائی نشریات بند ہو گئیں اور ابخاز اخبارات و رسائل کی اشاعت رک گئی۔

اسٹالن کی موت (۱۹۵۳ء) پر ان پالیسیوں میں کچھ تبدیلی آئی اور ابخاز آبادی کے خلاف بیریا کی کھلم کھلا مخالفت ختم ہوئی۔

ابخاز آبادی کی دل دہی

ابخاز کمیونسٹوں کی دل دہی کے لیے ۱۹۵۳ء میں کچھ رعایتیں دی گئیں۔ ابخاز زبان میں ابتدائی تعلیم کے ادارے دوبارہ کھولے گئے۔ اسی طرح اس زبان میں نشریات کا آغاز کیا گیا اور رسائل و جرائد کی اشاعت کی اجازت دے دی گئی۔ کمیونسٹ پارٹی میں ابخاز آبادی کو زیادہ نمائندگی دی جانے لگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۵۰ء کے عشرے کے آخر سے ۱۹۷۵ء تک یہی ایک غیر روسی علاقہ تھا جہاں پارٹی کا اوّل اور دوم سیکرٹری مقامی آبادی سے تعلق رکھتے تھے۔ تاہم پارٹی کے عہدوں پر فائز ہونے اور پارٹی کے ارکان میں مناسب نمائندگی کے باوجود معاشی طور پر ابخاز آبادی کی مشکلات میں کچھ بہت زیادہ کمی

نہ آئی۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں ابخازیا اور جارجیا کے اختلافات کھل کر سامنے آئے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے گئے۔

ابخاز آبادی کی شکایات

ابخاز آبادی کی شکایات میں سرفہرست ان کی زبان اور تعلیم کی جانب سے حکومتی سطح پر سرد مہری تھی۔ سابق سوویت جمہوریہ جارجیا کی واحد دفتری زبان جارجین ہے جو ابخاز آبادی کے لیے پریشانی کی باعث ہے۔ جارجین اور ابخاز زبانوں کے درمیان کوئی قدرِ مشترک نہیں۔ بہت کم ابخاز ہیں جو جارجین زبان سے واقف ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے اعداد و شمار کے مطابق ۱ء۴ فیصد ابخاز آبادی جارجین زبان جانتی تھی۔ اسی طرح ابخازیا میں رہنے والی جارجین آبادی اپنے ہم وطن ابخازوں کی زبان سے بے بہرہ ہے۔ صرف ۳ء۰ فیصد یعنی تین فی ہزار جارجین اپنے ابخاز ہمسائے سے اس کی زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس دونوں گروہوں کی بڑی تعداد روسی زبان جانتا چاہتی تھی، جس کا سبب سابق سوویت یونین اور اب آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ میں فیڈریشن آف رشیا کی نمایاں حیثیت ہے۔ ابخازیا میں ۷۵ فیصد ابخاز فصیح روسی میں گفتگو کی صلاحیت کے مالک ہیں مگر جارجین آبادی میں ۵۶ فیصد اس مہارت کے حامل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ابخازیا میں ۲۵ فیصد ابخاز اور ۴۴ فیصد جارجین ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہیں اور باہم گفتگو نہیں کر سکتے۔

جارجین آبادی نہ تو اس طرح روسی زبان سیکھنے کے لیے آمادہ ہے جس طرح ابخاز ہیں اور نہ ابخاز زبان ہی جاننے کی خواہش مند ہے کیونکہ بحیثیت مجموعی اسے جارجیا کی سطح پر کوئی دقت نہیں اور ابخازیا کے اندر بھی تین دفتری زبانوں میں سے ایک جارجین ہے۔ (باقی دو زبانیں ابخاز اور روسی ہیں۔)

ابخازیا کے اندر ۱۹۷۸ء سے پہلے اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں نہ ہونے کے برابر تھیں اور ابخاز طلبہ و طالبات کو جارجیا یا دوسری سوویت جمہوریاؤں کے اداروں میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ طبلیسی کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں، جن میں طبلیسی یونیورسٹی بھی شامل ہے، ذریعۂ تعلیم جارجین زبان تھی البتہ بعض تکنیکی کورسز روسی میں پڑھائے جاتے تھے۔ جارجین زبان میں داخلے کے امتحانات نے ابخاز طلبہ و طالبات کے لیے بے پناہ مشکلات پیدا کر رکھی تھیں۔ چنانچہ بہت سے ذہین ابخاز طلبہ کو جارجیا سے باہر بالخصوص رشین فیڈریشن کی جامعات میں داخلہ لینا پڑتا تھا۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں یہ تناسب پچاس فیصد تک پہنچ گیا تھا۔ اعلیٰ تعلیم میں ابخاز طلبہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔

واضح رہے کہ سابق سوویت جمہوریہ جارجیا (بشمول ابخازیا اور اجاریا) میں جو قومیت اپنی کم آبادی کے باوجود تعلیمی میدان میں سب سے آگے ہے، وہ یہودی ہیں۔ جارجیا میں یہودی آبادی کو نسبتاً

زیادہ مذہبی آزادی بھی حاصل رہی ہے۔ ۱۹۶۷ء کے اعداد و شمار کے مطابق پورے سوویت یونین میں ۹۷ یہودی ہیکل تھے جن میں سے اٹھارہ صرف جارجیا میں تھے جب کہ جارجیا میں سوویت یونین کی یہودی آبادی کا صرف ۶ء۲ فیصد حصہ آباد تھا۔

ابخازیا، جارجیا کی نسبت صنعتی طور پر پس ماندہ علاقہ ہے اور خود ابخازیا کے اندر جو ترقی ہوئی ہے اس میں ابخاز آبادی کو مناسب حصہ نہیں ملا۔ ابخاز بدستور کسان رہے ہیں، ان کی آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا، دفتری اور صنعتی ملازمتوں میں غیر ابخاز قومیتیں پیش پیش رہی ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں ابخاز آبادی کی نسبتاً زیادہ مفلوک الحالی کو بدلنے کے لیے پارٹی ہدایات دیتی رہی مگر ابخاز اور جارجین آبادی کے درمیان یہ فرق حسب معمول قائم رہا۔

سوویت یونین کی سطح پر طے پانے والے ریاستی بجٹ میں ابخازیا کو فی کس چالیس فیصد کم امداد ملتی رہی۔ ابخازیا کے کارخانوں کی مشینری کو جدید بنانے کی کوشش نہیں کی گئی، اس لیے بحیثیت مجموعی ابخازیا آگے نہ بڑھ سکا اور اس پسماندگی سے متاثر ہونے والوں میں ابخاز آبادی بالخصوص شامل رہی۔

صنعت کی طرف توجہ نہ ہونے کے ساتھ ابخازیا کے قدرتی وسائل میں سے جنگلات کا بے تحاشا استعمال کیا گیا اور اس کا سارا فائدہ جمہوریہ جارجیا کو ہوا، جب کہ ماحولیاتی خرابیوں کا شکار ابخازیا کے لوگوں کو ہونا پڑا۔

۱۹۷۸ء کے واقعات

۱۹۷۸ء میں نئے دستور کے حوالے سے ابخاز اہل دانش نے جارجین بالادستی کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ۱۳۰ ابخاز اہل دانش نے سوویت یونین کی سپریم سوویت اور کمیونسٹ پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کو ایک خط لکھا جس میں ابخازیا کو جارجین تہذیب و ثقافت میں رنگنے کے خلاف شکایت کی اور اس مقصد کے لیے جارجیا کی طرف سے بیریا جیسی پالیسیاں اپنائے جانے پر غم و غصہ کا اظہار کیا۔ خط میں ابخاز کمیونسٹ پارٹی کے اوّل سیکرٹری کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ گو سرکاری سطح پر ان الزامات کی تردید کی گئی اور خط لکھنے والوں کو نہ صرف پارٹی عہدوں سے ہٹا دیا گیا بلکہ ان کی رکنیت بھی ختم کر دی گئی۔

خط کے ساتھ بہار ۱۹۷۸ء میں سخمی اور دوسرے شہروں میں پرتشدد احتجاجی مظاہرے ہوئے اور چند افراد ہلاک بھی ہوئے۔ تاہم ان مظاہروں کے نتیجے میں ۱۹۷۵ء سے چلے آنے والے پارٹی کے سیکرٹری اوّل کو اپریل ۱۹۷۸ء میں استعفاء دینا پڑا۔ ابخاز اہل دانش نے دو باتوں پر زور دیا تھا۔ اولاً دستور

میں ابخازیا کو جارجیا سے علیحدگی کا اختیار دیا جائے تاکہ اگر وہ مناسب سمجھے تو رشین فیڈریشن کے ساتھ الحاق کرلے۔ ثانیاً ابخازیا میں جارجین زبان کو اُسی طرح دفتری زبان کی حیثیت نہ دی جائے جس طرح جارجیا میں ابخاز زبان کی کوئی دفتری حیثیت نہیں ہے۔

اس موقع پر جارجیا کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری اول جناب شیوارڈ ناڈزے نے کہا تھا کہ ابخاز قیادت "عوام کے قریب ہونے، ان کی دلچسپیوں میں شریک ہونے اور صورت حال پر قابو رکھنے" میں ناکام رہی ہے۔ چنانچہ وزارتِ داخلہ، ابخاز کمیونسٹ پارٹی اور بعض انتظامی عہدہ داروں میں تبدیلی کی گئی۔

ابخاز اہل دانش کے احتجاج اور عوامی مظاہروں نے مرکزی کمیونسٹ پارٹی کو صورتِ حال پر غور کرنے پر آمادہ کر دیا اور اس نے ابخاز شکایات کو اہمیت دیتے ہوئے اقدامات تجویز کیے۔

—— ابخازیا میں سرمایہ کاری کا پروگرام بنایا گیا تاکہ ابخازیا کی پس ماندگی کم ہو سکے۔ سڑکوں کی مرمت اور ایرپورٹ کی تعمیر پر توجہ دی گئی۔

—— جنگلات کاٹنے پر سخت پابندیاں لگا دی گئیں اور تیرہ ہزار ہیکٹر رقبے پر درخت اگانے کا پروگرام بنایا گیا۔

—— ابخازیا طلبہ و طالبات کی تعلیمی سہولتوں کے لیے ابخاز اسٹیٹ یونیورسٹی قائم کی گئی جو جارجین، روسی اور ابخاز تین زبانوں میں تعلیم و تدریس کا پروگرام بنائے گی۔

—— جارجیا اسٹیٹ یونیورسٹی میں ابخاز طلبہ کے داخلے کے انتظامات کیے گئے اور انہیں جارجین کے بجائے روسی زبان میں پڑھانے کی سفارش کی گئی۔ ۱۹۷۸ء اور ۱۹۸۰ء کے درمیان پانچ سو سے زائد طلبہ کو داخلے کے امتحان میں بیٹھے بغیر طبلیسی اور جارجیا سے باہر کی یونیورسٹیوں میں داخلے کی سفارش کی گئی۔

[یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان برسوں میں جن طلبہ کو طبلیسی یا دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ ملا، ان میں سے کتنے نسلاً ابخاز تھے کیونکہ ابخازیا میں رہائش پذیر جارجین اور روسی بھی مساوی طور پر اس نئے پروگرام سے فائدہ اٹھانے کے اہل تھے۔]

—— ابخاز ثقافت کے اظہار کے لیے نومبر ۱۹۷۸ء سے مقامی ٹیلی وژن سے پروگرام نشر ہونے لگے۔ سخمی میں نئے ریڈیو اسٹیشن اور ٹیلی وژن اسٹوڈیو بنائے گئے۔ ابخاز زبان میں دو نئے رسائل جاری کیے گئے۔ ایک آرٹ سے تعلق رکھتا تھا اور دوسرا تعلیم کے موضوع پر تھا۔ نیز ابخاز تھیٹر کی ترقی کے لیے پروگرام بنائے گئے۔

—— ابخاز تاریخ کے بارے میں ابخاز قومیت دوست اعتراض کرتے تھے کہ جارجین مصنف ان کی تاریخ صحیح طور پر پیش نہیں کرتے چنانچہ اس مقصد کے لیے ایک کمیشن قائم کیا گیا جسے ابخاز تاریخ کو سائنسی

بنیادوں پر پیش کرنا تھا۔

کمیونسٹ پارٹی آف سوویت یونین کے تجویز کردہ اقدامات ابخاز آبادی / قومیت کی واقعی شکایات کے تدارک کے لیے کیے گئے تھے اور جارجین انتظامیہ کو انہیں نہ صرف ماننے پر مجبور کر دیا گیا بلکہ انہیں نافذ کرنے کی ذمہ داری میں بھی وہ برابر کی شریک تھی تاہم جارجین قیادت نے ان اقدامات کو صحیح خیال نہ کیا اور اسے ابخاز قومیت کی بے جا ناز برداری سے تعبیر کیا۔ انہوں نے بہت جلد یہ شکایت کرنی شروع کر دی کہ ابخازیا کے تمام اہم مناصب پر ابخاز قابض ہوتے جارہے ہیں۔

۱۹۸۹ء کے فسادات

ایک طرف ابخاز آبادی ۱۹۷۸ء میں حاصل ہونے والے حقوق سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے حق میں تھی تو دوسری طرف جارجین آبادی اسے اپنے ساتھ ناانصافی سمجھ رہی تھی۔ جنوری ۱۹۸۹ء میں صورت حال اس وقت خراب ہو گئی جب جارجین پولی ٹیکنیک کی ابخازیا شاخ نے جارجین طلبہ کو داخلہ دینے سے انکار کر دیا اور ابخازیا کے تمام اسکولوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ جارجین نقطۂ نظر سے لکھی گئی تاریخ نہ پڑھائیں۔ جارجین مؤرخین نے جمہوریہ ابخازیا کی حیثیت کو یہ کہتے ہوئے چیلنج کر رکھا ہے کہ ماضی میں صرف اُسی خطے کو ابخازیا نہیں کہا جاتا تھا جو آج اس نام سے معروف ہے، بلکہ پورے مغربی جارجیا کو یہ نام دیا گیا تھا۔ نیز ابخاز اس سرزمین کے فرزند نہیں بلکہ یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔

۱۸ فروری ۱۹۸۹ء کو جارجین پولی ٹیکنیک کی ابخازیا شاخ کے روّیے کے خلاف جارجین طلبہ نے طبلیسی میں مظاہرہ کیا۔ گورباچوف کے اقتدار سنبھالنے کے بعد قومیت پرست تنظیمیں بننے لگی تھی اور ابخازوں نے پاپولر فرنٹ منظم کر لیا تھا۔ اس کے زیرِ اہتمام ابخازیا کے مسلم اکثریتی علاقے میں پُرہجوم جوابی مظاہرے ہوئے اور مظاہرین کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ ابخازیا کو یونین ریپبلک بنایا جائے۔ اس مقصد کے لیے ماسکو کو ایک عرض داشت بھی بھیجی گئی جس پر جارجین کمیونسٹ پارٹی کی ابخازیا شاخ کے سیکرٹری اوّل ایڈلیبا (Adleiba) کے دستخط تھے۔ مظاہروں میں دونوں طرف سے شدّت آتی گئی۔ حالات پر قابو پانے کی خاطر یکم اپریل کو جارجین حکومت میں تبدیلی کی گئی اور عرض داشت پر دستخط کرنے والے سیکرٹری اوّل کو برطرف کر دیا گیا تاہم جارجیا کے قومیت پرست حلقے ابخاز قومیت کے اظہار قوّت کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ ۷ اپریل کو پورے جارجیا میں ہڑتال ہوئی۔ صرف طبلیسی میں ایک لاکھ افراد نے مظاہرہ کیا اور مظاہرین نے ابخازیا کے مسئلے کے لیے روسیوں کو موردِ الزام ٹھہرایا کہ وہ ابخاز آبادی کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

اپریل ۱۹۸۹ء کے ان مظاہروں کو قوّت کے ساتھ دبا دیا گیا مگر ۱۶ - ۱۷ جولائی کو ابخازیا کے

دارالحکومت میں ابخاز اور جارجین مظاہرین میں باہم ٹکراؤ ہوا اور ۱۷ افراد مارے گئے۔ زخمیوں کی تعداد ۲۳۹ تھی۔ مرنے والوں میں نو جارجین، پانچ ابخاز اور دو روسی سپاہی تھے۔ اگست ۱۹۸۹ء میں یہ بے چینی جاری رہی۔

جارجیا اور ابخازیا کے مخالف راستے

اپریل تا جولائی ۱۹۸۹ء کے افسوسناک واقعات کے پس منظر میں ابھرتی ہوئی جارجین قوم پرست تنظیموں نے کمیونسٹ پارٹی آف جارجیا کو اس حد تک مجبور کر دیا کہ وہ کمیونزم کے ساتھ جارجین قوم پرستانہ جذبات کو جگہ دے۔ نومبر ۱۹۸۹ء میں جارجین سپریم سوویت نے جس میں ابھی کمیونسٹ پارٹی کو اکثریت حاصل تھی، سوویت یونین کے قوانین پر جارجین قوانین کو برتری دے دی۔ چند ماہ بعد فروری ۱۹۹۰ء میں سپریم سوویت نے جارجیا کو "مقبوضہ علاقہ" قرار دے دیا۔ (جسے بہر حال آزاد ہونا ہے۔) مارچ میں دستور کی دفعہ ۶ حذف کر دی گئی جس کے مطابق جمہوریہ میں جملہ سیاسی اختیارات کی مالک صرف کمیونسٹ پارٹی تھی۔ یہ سارے اقدامات سوویت یونین سے علیحدگی کی جانب اشارہ کر رہے تھے۔ اس پس منظر میں ۲۵ اگست ۱۹۹۰ء کو ابخازیا نے جارجیا سے علیحدگی اور مکمل جمہوریہ کی حیثیت سے آزادی کا اعلان کر دیا۔

۲۶ اگست کو جارجین سپریم سوویت نے ابخازیا کے اعلانِ آزادی کو کالعدم قرار دے دیا اور ابخازیا کی جارجین آبادی نے احتجاج کیا۔ اسی طرح ابخاز سپریم سوویت میں جارجین ارکان نے سابقہ اعلان واپس لیتے ہوئے اسے کالعدم قرار دیا۔

جارجیا آزادی کی راہ پر جارہا تھا جبکہ گورباچوف کسی نہ کسی صورت میں سوویت یونین کو برقرار رکھنے کی تگ و دو کر رہے تھے۔ مارچ ۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے مستقبل پر ریفرنڈم میں جارجیا نے بائیکاٹ کیا مگر ابخازیا اور جنوبی اوسشیا نے اس میں حصہ لیا۔ ابخازیا کی تقریباً تمام غیر جارجین آبادی نے سوویت یونین کے قائم رکھنے کے حق میں رائے دی۔ مئی ۱۹۹۱ء میں جارجیا میں صدارتی انتخابات ہوئے مگر ابخازیا میں یہ جمہوری عمل نہ ہو سکا۔ ابخازیا نے کاکیشیا کی Confederation of Mountain Peoples میں شرکت اختیار کر لی۔ اس کے بعد جارجیا میں گیمسا خوردیا اور ان کے مخالفین کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی جاری رہی جو جنوری ۱۹۹۲ء میں گیمسا خوردیا کے ملک سے فرار ہونے پر ختم ہوئی۔ نئی حکمران ملٹری کونسل نے ابخازیا کی قیادت سے بات چیت کی کوشش کی جو ناکام رہی۔

ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے اور ابخازیا - جارجیا کشمکش

گیمسا خوردیا کی علیحدگی کے بعد مارچ ۱۹۹۲ء میں ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے واپس وطن آئے اور عارضی انتظامات کے تحت بنائی گئی ملٹری کونسل کی جگہ اسٹیٹ کونسل بنی جس کے وہ سربراہ نامزد کیے گئے۔ ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے سابق سوویت نظام میں کئی کلیدی عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ وہ جارجیا کمیونسٹ پارٹی کے رہنما تھے۔ کے جی بی سے وابستہ رہے تھے، آخر میں سوویت یونین کے وزیر خارجہ بنے اور گورباچوف سے اختلافات کی بنیاد پر علیحدہ ہوئے۔ بحیثیتِ مجموعی وہ ایک حقیقت پسند رہنما کی شہرت رکھتے ہیں۔

انہیں اقتدار سنبھالنے کے بعد کئی سیاسی اور اقتصادی مسائل کا سامنا تھا اور تا حال ہے۔ ریاست جارجیا نے باقی سوویت ریاستوں کے برعکس سیاسی سفر کا آغاز کیا تھا۔ وہ "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" سے الگ رہی، اگرچہ اس کے مسائل ان ہی ریاستوں سے منسلک تھے۔ عارضی اسٹیٹ کونسل کی جگہ انتخابات کے ذریعے نئی قیادت کا سامنے آنا یا موجودہ قیادت کے لیے تائید حاصل کرنا ضروری تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اقتصادی صورت حال نہایت گھمبیر تھی۔ جارجیا کی اقتصادی پیداوار ۱۹۸۹ء میں ۵ فیصد، ۱۹۹۰ء میں ۱۲ فیصد اور ۱۹۹۱ء میں ۲۵ فیصد کم ہو گئی تھی اور گزشتہ سال کے بارے میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی پیش گوئی کے مطابق کمی کی اس شرح میں مزید اضافے کا امکان تھا۔

اس پس منظر میں توقع کی جا رہی تھی کہ ابخازیا اور دوسری قومیتوں کی "خواہشات" کا احترام کرتے ہوئے کوئی قابل قبول حل تلاش کیا جائے گا۔ مگر جولائی ۱۹۹۲ء میں ابخازیا کے دارالحکومت سخمی میں جارجیا کے بارہ اعلیٰ عہدہ دار اغواء کر لیے گئے اور امن و امان کے قیام اور راستوں کی حفاظت کے نام پر ایڈورڈ شیورڈ ناڈزے نے وہاں جارجین فوجی دستے بھیج دیے۔ (۱۴ اگست) ان دستوں نے سخمی پر قبضہ کر لیا اور ابخاز قیادت نے اپنا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت سے مغرب کی طرف ایک قصبے گدوتا میں منتقل کر لیا جو ابخاز اکثریت کا علاقہ ہے۔

وسط اگست سے ابخاز اور جارجین فوجی دستوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہوئیں اور دو ہفتوں میں ایک سو سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ ۲۹ اگست کو (شاید مشترکہ دوستوں کے مشورے پر، جنہوں نے پس پردہ رہنا مناسب سمجھا) دونوں فریق جنگ بندی پر رضامند ہو گئے مگر اس سے پہلے کہ مقررہ تاریخ یعنی ۳۱ اگست کو بندوقوں کی ٹھائیں ٹھائیں بند ہو، سمجھوتہ ٹوٹ گیا۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کو بدعہدی کا ذمہ دار قرار دیا تاہم ابخاز قیادت کے لیے یہ قابلِ قبول نہ تھا کہ معاہدے کے باوجود جارجین دستے ان کی سرزمین پر موجود رہیں۔

ابخازیا ـــ جارجیا کشمکش کے فریق

ابخازیا اور جارجیا کی کشمکش میں خود ان کے علاوہ رشین فیڈریشن اور کنفیڈریشن آف ماؤنٹین پیپلز (Confederation of Mountain Peoples) شامل ہیں۔ رشین فیڈریشن اولاً اس لیے اپنے آپ کو تنازعے سے الگ نہیں کر سکتی کہ جارجیا اور ابخازیا دونوں جگہ سابق سوویت یونین کا اسلحہ اور افواج موجود ہیں۔ اسلحے اور سپاہیوں کی سلامتی اس کی ذمہ داری ہے۔ ثانیاً اس خطّے میں روسی نژاد آبادی ہے جو اپنی حفاظت کے لیے رشین فیڈریشن کی جانب دیکھتی ہے۔ ثالثاً جارجیا اور ابخازیا میں کشمکش کے اثرات بالواسطہ طور پر رشین فیڈریشن پر مرتّب ہو رہے ہیں۔

"کنفیڈریشن آف ماؤنٹین پیپلز" اس لیے اس قضیے میں شامل ہوئی ہے کہ ابخازیا نے اس میں شرکت کر رکھی ہے۔ ابخازیا تاریخی و ثقافتی طور پر کنفیڈریشن میں شامل دوسری اقوام سے قریب تر ہے۔ جارجین نقطۂ نظر کے مطابق کنفیڈریشن سے تعلق رکھنے والے مسلح افراد ابخازیا میں موجود ہیں اور جارجین دستوں کو ان کے ہاتھوں نقصان پہنچ رہا ہے۔

تنازعے کے ان سب فریقوں کے لیے یہ بات اہم ہے کہ مسئلے کا کوئی قابلِ قبول حل نکل آئے۔ اس سلسلے میں اولین قدم ۳ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ماسکو میں ان سب کا مل بیٹھنا تھا۔ چاروں فریقوں کی موجودگی میں جنگ بندی کا معاہدہ ہوا۔ جس کے مطابق روس، جارجیا اور ابخازیا تینوں فریقوں پر مشتمل ایک فوج تشکیل دی جانی تھی جو علاقے میں امن کی ذمہ دار ہوتی مگر ۵ ستمبر کو مقررّہ روز جنگ بند ہونے کے بعد اگلے روز دوبارہ شروع ہو گئی۔

رشین فیڈریشن کی خواہش رہی ہے کہ وہ ابخازیا میں امن قائم رکھنے کے لیے قومی دستے بھجوا دے مگر جارجیا کی قیادت اس تجویز کو مسترد کرتی ہے۔ اگرچہ اس انداز کی مداخلت نے جنوبی اوسشیا میں تنازعے پر قابو پا لیا تھا مگر جارجین سوچ کے مطابق جنوبی اوسشیا اور ابخازیا کی صورتِ حال یکساں نہیں۔ ابخاز قیادت کی حامی کنفیڈریشن آف ماؤنٹین پیپلز کے رہنما موسیٰ شالی بوف کے مطابق رشین فیڈریشن جارجین حکام کو استعمال کرتے ہوئے ابخازیا کی جنگِ آزادی کو کچل دینا چاہتی ہے۔

۵ ستمبر کا معاہدہ عملی جامہ تو نہ پہن سکا مگر اس کے ایک روز بعد اگست میں اغوا کیے گئے جارجین عہدہ دار رہا کر دیے گئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق انہیں ایک ایسے گروہ نے یرغمال بنایا تھا جو سابق جارجین صدر گیمسا خوردیا کے ایک سیکورٹی گارڈ کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ خود گیمسا خوردیا ان دنوں رشین فیڈریشن کے علاقے چیچنیا میں قیام پذیر ہے۔

ابخازیا اور رشین فیڈریشن کے اختلافات

ابخازیا میں جارجین دستوں کی ابتدائی کامیابیوں کے بعد انہیں مسلسل زک اٹھانی پڑ رہی ہے اور بعض دیہات اور قصبے جن پر ابتداءً جارجین دستوں نے قبضہ کر لیا تھا، ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں اور انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس صورتِ حال میں جارجیا کی اسٹیٹ کونسل نے اپنی سرزمین پر موجود روسی اسلحے کا کنٹرول حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ نیز ابخازیا میں اپنی پسپائی کا ذمہ دار روسی وزارتِ دفاع اور سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد ابخازیا میں تعینات فوجی دستوں کو قرار دیا ہے۔

شیورڈ ناڈزے نے بارہا بورس یلسن پر زور دیا ہے کہ جارجیا - روس مشترکہ سرحد سے کسی کو ابخازیا میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ شیورڈ ناڈزے کے الزام کے مطابق کنفیڈریشن آف ماؤنٹین پیپلز کے رضاکار بڑی تعداد میں ابخازیا میں داخل ہو رہے ہیں۔

اس کے برعکس بورس یلسن نے، جو معاہدۂ ستمبر کے ضامن کی حیثیت رکھتے تھے، روسی پارلیمنٹ کو بتایا ہے کہ روسی دستوں نے ابخازیا میں ماسکو طبلیسی ریلوے لائن کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ "خطے میں جنگ جاری ہے اور ہمیں اپنے اسلحے اور سپاہیوں کی حفاظت کرنی ہے، تاہم روس کسی فوجی کارروائی میں ملوث نہیں۔"

انتخابات (اکتوبر ۱۹۹۱ء)

۱۱ اکتوبر کو جارجیا کی مجلس قانون ساز اور صدر کے لیے انتخابات ہوئے۔ ابخازیا کے رہنما ارجنبا (W ladi slav Ardzinba) نے پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ ابخازیا میں انتخابات ممکن نہ ہوں گے۔ چنانچہ وہاں صرف اکا دکا جگہوں میں انتخابات ہو سکے جو جارجین فوجی دستوں کے کنٹرول میں ہیں، تاہم شیورڈ ناڈزے جو واحد صدارتی امیدوار تھے، کامیاب قرار دیے گئے۔

رواں صورتِ حال

شیورڈ ناڈزے نے صدر منتخب ہونے کے فوراً بعد ابخازیا کے بحران کا کوئی حل تلاش کرنے کے لیے روسی رہنما بورس یلسن سے مذاکرات کی داغ بیل ڈالی ہے۔ ۱۳ اکتوبر کو دونوں رہنماؤں کے درمیان بات چیت متوقع تھی۔ مگر وزارتی سطح پر کوئی نقطۂ اشتراک سامنے نہ آ سکا اور ملاقات ملتوی ہو گئی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ صدارتی انتخابات جیتنے کے بعد شیورڈ ناڈزے کا رویہ زیادہ بے لچک ہو گیا ہے۔ ابخازیا میں مقیم روسی فوجی دستے بھی گولہ باری کا نشانہ بننے لگے ہیں۔ ان حالات میں روسی وزارتِ

دفاع نے ابخازیا میں موجود روسی فوجی دستوں کو اجازت دی ہے کہ اگر وہ گولہ باری کا نشانہ بنیں تو انہیں جوابی کارروائی کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس کے بعد دونوں طرف تناؤ مسلسل بڑھتا چلا جارہا ہے۔ جارجیا روسی دستوں کے ابخازیا میں مزید ٹھہرنے کو اپنے لیے نقصان دہ سمجھ رہا ہے جب کہ روس اپنے مفادات کے لیے باہر نکلنے کو کسی طور آمادہ نہیں۔

اس پس منظر میں اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے امن مذاکرات اور علاقے میں اقوام متحدہ کے مبصّرین تعینات کرنے کی اپیل کی ہے۔ سیکریٹری جنرل بطروس غالی کے الفاظ میں "جارجیا میں کسی وقت بھی خون ریزی شروع ہوسکتی ہے جو ہمسایہ ملکوں کو بھی ملوّث کرلے گی۔" بطروس غالی نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جارجیا میں متحارب فریقوں کو موثر جنگ بندی اور ۳ ستمبر کے معاہدے کے مطابق امن کی کوششوں کے لیے غیر مشروط طور پر آمادہ کرے۔ (۱۲ نومبر ۱۹۹۲ء)

اس کے بعد بھی ابخازیا میں خون ریز جھڑپیں جاری رہی ہیں تاہم شیورڈ ناڈزے نے جارجین پارلیمنٹ سے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ "تنازعے کے پرامن تصفیے کے لیے جو کچھ ممکن تھا، کرلیا گیا ہے۔ اخلاقی اور سیاسی طور پر ہم نے اپنا فرض پورا کردیا ہے۔" اس سے پہلے وہ کہہ چکے تھے کہ آئندہ مہینے ڈیڑھ میں یہ کھیل ختم ہوجائے گا اور یہ جنگ انہیں اعزاز کے ساتھ ختم کرنی ہے، قومی مفادات کے منافی کوئی مراعات نہیں دی جائیں گی۔

مستقبل کیا ہے؟

ابخازیا - جارجیا کی کشمکش وقت کے ساتھ پیچیدہ ہوتی جارہی ہے اور اس کا جو حل بھی تلاش کیا جائے گا، یہ ہمسایہ ملکوں اور چھوٹی قومیتوں کے لیے بہت اہم ہوگا۔ ظاہر ہے طاقت کا استعمال اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کی رائے میں ہمسایہ ملکوں کو اس تنازعے میں ملوّث کرنے کا باعث بن جائے گا۔ زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کے معاہدۂ ماسکو کو بنیاد بنا کر اس میں کچھ تبدیلیاں کرلی جائیں اور سلامتی کونسل کو اس میں شامل کرتے ہوئے کوئی حل تلاش کرلیا جائے۔ مگر کیا سلامتی کونسل کا کردار تمام فریقین کے لیے قابل قبول ہوگا؟